

خاندان شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اجرا

ماہنامہ

الامور

جلد

یک از مطبوعات

دواخانہ حکیم اسلم خان لمیٹڈ



جولائی تا دسمبر ۲۰۱۹ء

ماہنامہ اجمل

پندرہ روزہ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۳۹۸ھ

میرزا علی محمد نیسی خان

نائب مدیر: حکیم عبدالغفار نیازی

سرپرست و معاونین

- ڈاکٹر نعیم الدین خان
- ڈاکٹر حسن علی بیگ لاٹکھنشا
- ڈاکٹر متعلین خان و فرزند
- جناب حبیب الرحمن خان
- جناب حکیم شریانی خان
- جناب سعید نیسی خان
- جناب تنویر نیسی خان
- جناب حکیم منیر الدین خان
- شامہ ظفر نیسی
- خانوادہ مشید
- خواجہ محمد اکرم سید رائد و کیٹ
- لطیفہ شادی احمد بخش

محترمہ بی بی گلچین لکھنوی: ڈاکٹر محمد رفیع الدین خان: حکیم جعفر علی
ڈاکٹر (پروفیسر) بشیر احمد: ڈاکٹر کے برائے ہاتھ: میرزا محمد شاہ
پندرہ روزہ ہر سے شائع کیا

علمی، ادبی، طبی، مجلہ

خاندان شریانی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

- ۴ القرآن، الحدیث
- ۴ ایڈیٹر کے قلم سے
- ۵ اثر کے نام سے حکیم شریانی خان
- ۶ الزمات — حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی، حنبلی، حنبلی، حنبلی
- ۷ جوشنہ — حکیم عبدالغفار نیسی خان
- ۱۰ پروتو جمال — جمال سوہا
- ۱۱ عملیات — رحمانہ نعیم
- ۱۲ خاندان شریانی اور — اجمل
- ۱۳ ناسخ — حکیم محمد اشرف
- ۱۵ اصل کل داغ — حکیم عبدالغفار نیازی
- ۱۶ سبیل دوق — حکیم عبدالغفار نیازی
- ۱۷ نایاب کتب — میرزا جعفر نیسی
- ۱۹ لہسن — میرزا جعفر نیسی
- ۲۳ ہمارے معیشت — محمد شوان احمد
- ۲۵ جمال سوہا کی شاعری — صفدر اویس
- ۳۰ موسیقی — حکیم بدر شمس
- ۳۱ شرک — حکیم حکیم محمد نیسی خان
- ۲۲ اجمل اعظم — انتصار حسین

مقام اشاعت

دعا خانہ حکیم اجمل خان دربار تریٹ لمیٹڈ، ریلوے روڈ لاہور

فیکس ۳۲۵۱۲۰۵ ۵۳۲۲۶۶۵

قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے

سالانہ چھ سو روپے

القرآن

اگر مسلمانوں کے دو فرق آپس میں لڑیں تو ان میں طلبِ کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرتا چلا جائے تو تم سب اُس زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ اللہ کے حکم پر واپس آجائے۔ پھر اگر واپس آگیا تو ان میں برابری سے انصاف کراؤ۔ اور انصاف کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (سورۃ الحجرات۔ پانچواں آیت ۹)

الْحَدِیْثُ

حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں ایک ایسا چیز نہ آدوں میں کا درجہ۔ روزہ۔ صدقہ۔ اور نماز کے درجہ سے بڑھا ہوا ہو۔ حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا ضرور بتائیے، فرمایا وہ ہے آپس کی لڑائی میں صلح کرا دینا۔ اور اس کے برعکس آپس میں لڑائی جھگڑا ساری بھلائیوں کو مٹا دیتا ہے۔

تشریح :- حدیث کا مطلب صاف ہے کہ آپس کے تعلقات کا سنوارنا فعلی عبادات سے بھی زیادہ کارِ نفع ہے۔ آپس کا جھگڑا انیکوں کو ختم کر دیتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف

ایڈیٹر کے قلم سے

بچپن نادان تھا سو گزر گیا۔ لڑکپن کھیل کود کی نظر بٹھا اور چلتا بنا۔ جوانی تو غیر..... سو وہ بھی نہ رکی۔
سودج مشرق سے اٹھا اور جائیٹھا مغرب میں، آبِ وقت سے کیا نگہ، وہ تو بعدِ ازل سے کبھی کی پکڑ میں نہ
آیا نہ آئے گا۔

یہ کہنا کہ دفتر میں ہر وقت مصروف رہتا ہوں، غلط ہے، ایک دن وقت گن رہا تھا کہ گفتگو
فرق کی بھی، اٹھایا، بات کی، دوسری طرف بٹھے صاحبِ ریل رہے تھے وقت مانگا۔ قورا کہا۔ صاحب
ہیں آجائیں۔ جلدی اس وجہ سے بلایا کہ جب بچپن، لڑکپن اور جوانی نہ رکی تو میں کون ہوتا ہوں بن چکا
ہے ان کے روکنے والا۔

طاقت ہوتی شربتِ قوت سیا، استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ فرماتے لگے: لوگ کہتے ہیں آپ
کی ادبیات اچھی ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو پھر تحقیق کا فقدان کیوں ہے؟
بولتا دیکھتے، اے طبیبِ نیکانی میں تحقیقِ مددِ ازل سے جاری و ساری ہے۔ تب ہی تو لوگ مددیں
پاتے عرقِ علاج کی طرف آتے ہی مار رہے ہیں۔ رہا سوالِ تحقیق کا ترجمان سن لیجئے لوگوں کو لگے تحقیق سے نہیں
نوریتِ تحقیق سے ہے۔ سو وہ ٹھیک ہے؟

جب جوابتہ صاحبِ جہان کے چہرہ پر اطمینان دیکھا تو پھر بول اٹھا: جناب جب لوگ ہمیں فن
کا بانی کہتے ہیں اللہ چاہے گا تحقیق کا بانی بھی ضرور کہنے لگیں گے؟
تحقیق کی ابتداء تو کر ہی دی ہے۔ قورا سوچتے جب بچپن چلتا بنا۔ لڑکپن نہ ٹھہرا۔ جوانی بھی
نہ رکی۔ تو پھر اب فنِ طبیب میں تحقیق کس طرح لگ سکتی ہے؟

مُنیر نبی خان

اللہ کے نام

یا غنی خاصیت :- اگر دکاندار یا سوداگر دکان یا تجارت کے مکان کا تعلق کھولنے سے پہلے شرمزہ یا غنی پڑھے گا انشاء اللہ مال تجارت میں برکت ہوگی کچھ نقصان نہ ہوگا۔

یا مغنی خاصیت :- جو شخص اپنی بڑی ہمت کے پاس جملے سے پہلے شرمزہ اس ہم کر پڑھے گا وہیت اس کی کسی رقم کے مرضوں میں مبتلا ہو کر دانیوں حکمران کی محتاج نہیں ہوگی۔

یا مانع خاصیت :- اگر کسی عورت کا خاوند ناراض زیادہ ہو کہ ہے ایسے مرتبہ اس نام کو پڑھ کر صبح و شام خاوند یا آقا کی طرف دم کرے خواہ سانس سے خواہ پیٹھ کے پیچھے سے انشاء اللہ خورشے سے ورنہ میں یہ ساری شکایتیں دور ہوگی۔

یا قیوم خاصیت :- صبح صادق کے بعد اسے سورت پکارتے کہ ہے تعالیٰ اس نام کر پڑھنا لوں کی تفسیر کے لیے اکبر ہے اور ہر گاہ دینی کا مجرب ہے۔

یا واجد خاصیت :- جو شخص ذات کے نصیبے میں کسی عورت کی

جگہ اس نام کو ایک ہزار گیارہ مرتبہ دعا پڑھے گا غیب سے اسے ترنگری نصیب ہوگی۔

یا مہدی خاصیت :- اگر کسی شخص دوسے مرتبہ پڑھ کر کھر کی انگلی مائلہ کے پیٹ کے گرد پھیرے دائرہ کھینچنے کی طرح سے پھر سات دن تک ہاں باس عمل کرے گا اسے انشاء اللہ عمل پتہ اور بے موقع ساقط ہوگا۔

یا معید خاصیت :- اگر کوئی شخص الود تھا دائم الرض ہو گیا یا عابد یا ہر تھا اب عبادت چھوٹ گئی اور وہ یہ چاہے کہ میری پہلی ہی حالت ہو جائے تو ایسے دن تک **یا معید** لیا و ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے سے دنوں میں وہی گزشتہ حالت پیدا ہوگی۔

یا ذا الجلال و لا کرام خاصیت :- اگر لکھوں میں کوئی ہو ایک ہزار مرتبہ ہر طبقہ عورت یہ نام ہر صبح و شام ہی وقت چاہے پڑھے ایسے دن میں خاوند کی نظر میں چڑھ جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی ملازم آقا کی طرف سے لگا گیا وہ بھی اسی عمل کو کہے بہت کچھ مجرب عمل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بشکریہ :-

- عرفان عزیز خان
- نعمان عزیز خان
- سہیل عزیز خان

الرحمان

تم اپنے پروردگار کی کرن کرن سے نعمت کو جھٹھاؤ گے۔

سورۃ الرحمان میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے سوال کر رہا ہے کہ اس کی کرن کرن سے نعمت کو جھٹھاؤ گے۔
بے شک اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ان گنت ہیں۔ وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو ہمیشہ دُشمن اس کی نعمتوں کا شکر کرتے رہتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کی کیا یہ نعمتیں کم ہیں کہ اس نے خاندان کو عزت، برکت، رحمت، قدرت اور شہادتِ قرآن جو من جانبِ اللہ ہے، ہم جتنے بھی چاہیں اور شکوے کریں، انشاء اللہ اس کی طرف سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔
کیا اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتیں کم ہیں۔

- کہ اس خاندان کے پاس - جسے مبارک - ہے ● کہ اس خاندان کے پاس - عوامہ رسولی کا غلبہ - ہے
- کہ اس خاندان کے پاس - قدیم غلبہ کعبہ ہے ● کہ اس خاندان کے پاس - مولودِ رسولی کی تہذیب و مہم بیان - ہیں
- کہ اس خاندان کے پاس - قدیم جادوب حرین - ہیں

● کہ اس خاندان کے پاس - کلاہ مبارک حضرت امام حسینؑ ہے - جس کا فلسفہ صلوات نامہ پیش ہے۔
ایں خاندانِ قرآن تمام چیزوں سے بخوبی واقف ہیں۔ عام ان میں کو سب سے پہلا علامتِ آلِ اندیادیکہ کو خیریلے ہوئی - انحراف
اندیادنے اس خبر کو ضرورت پر چھاپا۔

پاکستان میں - قذافی جگہ لاہور کی شہرت حاصل ہوا اور سعودی پر یہ خبر بھی روزنامہ جنگ - جلد ۴ - اتوار ۱۲ محرم الحرام
۱۴۰۱ھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء ۸۰ کا نمبر ب - ۲۰۳۰ نمبر ۳۰ -

حضرت امام حسینؑ کے کلاہ مبارک کی موجودگی کا علم ہونے پر جے پور مسلمانوں کیلئے اہم زیارت گاہ بن گیا۔

تھی دہلی شہر پورٹ ہے پور مسلمانوں کے لیے ایک اہم زیارت گاہ بن سکتا ہے۔ اس امر کا اعلان امام آفریقہ نے
اپنی تازہ ترین اشاعت میں کیا ہے۔ اخبار کے مطابق یہاں کے ایک مشہور دکاندار نے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے زیارت حضرت امام حسینؑ کی کلاہ مبارک کی موجودگی کا پتہ چلا ہے۔ اخبار کے مطابق اس خاندان میں حضرت محمد کا ایک نمونہ
شہرہ کی تھا جو ایک وصیت کے مطابق پاکستان میں رہائش پذیر اس خاندان کے ایک شخص کو مل گیا ہے۔ اسے روایات

صداقت نامه کلاه مبارک حضرت امام حسین

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في الدنيا دارا للآخرة

و جعل في الآخرة دارا للآخرة

و جعل في الدنيا دارا للآخرة

و جعل في الآخرة دارا للآخرة

و جعل في الدنيا دارا للآخرة

و جعل في الآخرة دارا للآخرة

و جعل في الدنيا دارا للآخرة

جوشاندہ

س ● حکیم صاحب ہم کہتے ہیں تحقیق نہیں اسے تراہل یوہپ بھی جانتے اور جانتے ہیں گناہ تو صدیق پرانی بات کر رہے ہیں اس کے بعد مشرق میں تحقیق کا کیا کہنا؟ سوال کیا تو کوئی آپ سے کیجئے۔ تو اب بیٹے۔ حضرت پیداؤنہ اور ان کے فوجہ نصیب کے لوگوں نے فن کو اپنا شروع کر دیا۔ اس طرح نسل در نسل یہ فن چلا رہا۔ اس خاندان کے لوگوں نے یہی جوشاندہ کا نسخہ تبدیل کیا یہ تبدیل ایسے ہی نہیں ہوئی اس کے پیچھے ان کے تجربہ استوار مشاہدات تھے۔

(طبی کتب حکیم واصل خان اول)
ان ہی بزرگوں کی اولاد میں سے حکیم شریعت خان جو خاندان شریعت کے نامی ہیں، اس بزرگ ہستی نے بھی تجربہ کئے، جوشاندہ کے اجزاء اور اوزان مکمل کئے، میں آج سے تین سو سال پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کے بعد کسی اور کو جوشاندہ کے نسخے کو چھوڑنے کی جرات نہ ہوئی۔

اب ہمیں تحقیق نہیں کراد رکھی ہے،
س ● حکیم صاحب واقعی آپ کی باتوں میں دقت تو ہے، مگر یہاں سوال تو یہ بھی ہے کہ تو نہیں سوال پرانی بات ہے

اور نزلہ، زکام، بخار اور دماغ نے جوشاندہ کے لیے جگہ بنائی شروع کر دی، آخر کیا وجہ کہ لوگ جوشاندہ پڑانا افساد دیکھتے بیٹھے ہیں؟ اس وقت اس مصل میں حکیم بھی ہیں مانتہ ہیں بھی اور ایک ڈاکٹر صاحب بھی بیٹھے نظر رکھے ہیں۔ کوئی تو اس سوال کا جواب دے اور عاموشی تو نوٹے جواب سے قریب واقف ہیں تو پھر قصہ تمام کریں۔ حکیم صاحب ہم جواب سے واقف ہیں یا نہیں ہم تو آپ سے کچھ سنا چاہتے ہیں؟

اگر یہ بات ہے تو پھر جان جائیں کہ جوشاندہ کا استعمال آج کا نہیں صدیوں پرانا ہے حکماء قدیم نے تجربات کئے اور نسخہ ترتیب دیا۔ پھر کیا تھا۔ اس کا استعمال جاری و ماری ہو گیا (رسالہ نالوس)

پھر وہ وقت آیا جب فن نے مغرب کو خیر پہنچا اور اوروں کا مشرقی ہمارے فن نے جیسے پیدائش دلی دی کہ ”جوشاندہ کیونکر ساتھ چھوڑا؟ اس سہ تو دامن نہ چھوڑنے کی قربت ہی نہ آئے دی۔ سب فن مسلمان لکھا۔ کے ہاتھ لگا تو کیا ہوا؟ انہوں نے جوشاندہ کا نسخہ تبدیل کیا، اور ان درست کئے اور اللہ کی مخلوق کو صحت دیا۔ کیا۔

اب ہمیں تحقیق نہیں کراد رکھی ہے؟

گوشن بریلی نمبر ۱

اس کے بعد تحقیق کا کیا بنا ؟

واقعی بات تین سوال کی ہے۔ تو سن لیں یہی خاندان کے بزرگوں سے جو شاندہ کے نسخہ کو قائم رکھا مگر اس میں نباتات کا اضافہ کیا اس طرح سے دس لکھن کا کافی شافی علاج نکلا۔ اب بتائیے تحقیق نہیں تو اور کیا ہے۔

ہاں ● حکیم صاحب آپ یہ سوال پہلے کی بات کر رہے ہیں کیا اس کے بعد بھی تحقیق ہماری رہی ؟

اس خاندان کے چھوٹے بھی جیسے نہیں تھے یا انہیں دعا خانہ حکیم محمد نبی خان سے تو آپ بخوبی واقف ہیں انہوں نے محسوس کیا کہ لوگ جو شاندہ پیکانہ اور پھپھانہ میں دقت محسوس کرتے ہیں جو شاندہ پر تجربات کرنے لگے نسخہ سے اپنی ایجاد نکال لینا تو کوئی مشکل نہیں جو شاندہ کے کل ابراہیم کا قرض میں لانے کے لیے دو سال تجربات کئے، انشک محنت اور مریضوں پر آزمائش کا یہ نتیجہ نکلا کہ قدما بزرگ دیر سے کامیابی عطا کی اور جو شاندہ کی ترقی یافتہ شکلی جو شاندہ کی نام سے حوام تک جا پہنچی۔ آج بھی لوگ جو شاندہ کو تر کر لے کر کام اور کھانسی کی دوا اور دھاتیں یہ بھی تحقیق ہی ہے۔

ہاں ● حکیم صاحب آپ کی بات دل کو لگتی ہے یہی غذا سوچے کہ اس بات کو بھی چالیس سال کا تجربہ کرنے کو ہے۔ اس کے بعد جو شاندہ پر تحقیق کا کیا بنا ؟

اس کے بعد یہ بنا کہ جو شاندہ کے قرضوں کی معیار بندی کچھ اس انداز میں ہوئی، اجزاء کے ترکیب میں رد شہور بانڈرز (UNIVERSAL BINDER) شامل کئے گئے اور قرضوں کی درج ذیل معیار بندی کی

تحت - یہ تجربات ملتان ۱۹۷۱ء میں کئے گئے۔ ان کو پورا اہل بریلی نے

- ۱۔ ایک قرض کا دوسرے سے فرق۔
- ۲۔ قرضوں کا اوسط وزن۔
- ۳۔ قرضوں کا قطر اور اوسط قطر۔
- ۴۔ قرضوں کا حجم اور اوسط۔
- ۵۔ قرضوں کی فی عدد ٹوٹ پھوٹ۔
- ۶۔ قرضوں کا پانی میں حل پذیری۔
- ۷۔ وقت کا تعین۔
- ۸۔ رفتار حل پذیری۔

(انڈیا بانڈرز)

مختصر یہ کہ فی عدد ٹوٹ پھوٹ کے علاوہ دیگر تمام تجربات اور نتائج بھی بھانڈہ دیو۔ ایس، یو۔ ایس کی سرکاری اور غیر سرکاری قراہ دیوں کے مطابق ثابت ہوئے۔ یہ تحقیق نہیں تو اور کیا ہے ؟

ہاں ● حکیم صاحب اب دل کے ساتھ دعا بھی مائل سفر ہے اس بات کو بھی تو دس سال بھانڈے کو ہیں اس کے بعد اس تحقیق کا کیا بنا ؟

سوال دو سوال۔ ہاں بھی کبھی سے میں کھڑا ہوں خاموشی بھی اتر رہی ہے اسے کہ کچھ دل ہی ڈالوں۔

- ۱۔ کثافت
- ۲۔ مابہائی کثافت
- ۳۔ گنجائشی کثافت
- ۴۔ معرک گسے کی رفتار
- ۵۔ وقت اور رفتار کا تناسب
- ۶۔ زویر سکون کی پیمائش

گر لڑن جوی نہا

پر جمال

حکیم تیر واسطی

محمد نبی حناں جہاں سویدا
طہابت میں یکتا عداقت میں شدید

جمال سویدا

سمان علم و ملک پر جمال
یہ اعظم ہیں نیر واسطی

حکیم آفتاب قرشی

آباد تھا برسوں سے رومی کے مگر میں
وہ دوسرے تھا ہم سب کا رفاقت میں تھا یکتا

حکیم محمد حسن قرشی

رفتہ رفتہ یہ نوبت کی گہر سداقی میں
یہ ہم قرشی کی خسیا بن کے سما جاتا ہے



مثالی

کمال ہے آتے بھی ہیں اور ملتے بھی ہیں۔ حال ہی میں ماہنامہ مثالی طلب سے حکیم عاظم محمد اجمیل صاحب
اور حکیم محمد نبی صاحب نے نمبر نکالا۔ مضامین مثالی۔ رولر مثالی۔ دیکھے دسے مثالی۔ وارہ مشکور و ممنون

عملیت

رہنمائے نعیم

سُورۃ فاتحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اللہ شریف کی سات آیتیں ہیں (جو خان) نیز فرمایا ہے کہ سورۃ فاتحہ ثواب میں دو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ایک نیت

ہیں ہے کہ جس نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا اس سے گزرتو ریت زبرد، انجیل اور قرآن شریف کو پڑھانیز ارشاد ہے کہ سورۃ

فاتحہ ہر روز دعائی اور بسمانی بیمار کا کسی سے شفا ہے (اردی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ

سُورۃ بقرہ بقرہ کی آخری دو آیتیں راضن لیتوں سے آخر تک، تو رہی (مسلم) جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس گھر میں شیطان بجاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

سُورۃ کہف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۃ کہف کی شروع کی دس آیتیں یاد کرے گا وہ قبال کے قرار

نقہ سے محفوظ رہے گا (مسلم) نیز فرمایا ہے جو شخص جو سورۃ کہف پڑھے گا، اس کے لیے اس جہنم سے دس سو سال تک توبہ ہی توبہ دینا ہے گا۔

سُورۃ الزمّن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صبح کی ایک

دو بار پڑھتا ہے قرآن کی دو بار یعنی سب سے زیادہ آواز دہراستہ حضرت سورۃ الزمّن ہے۔

سُورۃ واقفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر

رات کو سورۃ واقفہ پڑھے، اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔ (بیہقی)

سُورۃ نمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیس آیت

کی، سورۃ نمل اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی جتنے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے نیز فرمایا ہے، یہ سورۃ عذاب قبر سے روکنے والی

اور بھارت دلاسنے والی ہے (ترمذی)



خاندان شریفی اور حکماء پنجاب

فروری ۱۹۲۶ء

براہ راست پنجاب و عزیزان پنجاب!

پنجاب میں جس نئی بیداری کا ہماری وطنی تحریک کے لیے غور ہوا ہے۔ مجھے اس کی نہایت خوشی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں خود اس کا نقش میں ایک مرتبہ بھی شریک نہیں ہو سکا۔

صاحبان! پنجاب ہماری اُمیدوں کا گھر ہے اور پنجاب ہی وہ صوبہ ہے جس نے ابتداء سے کر آب ہمہ ہماری وطنی تحریک کے ساتھ اپنی گہری ہمدردی کا سب سے زیادہ مسلسل اظہار کیا ہے اور جو جوانان پنجاب نے دلوں اور دھڑکنے، غریب طب پرانی کی زندگی اور ترقی کے مقاصد کے واسطے لے کر میدانِ عمل میں اُترے ہیں تو ہم سے زیادہ شاید کبھی کسی کو اس پر غرضی ہوگی۔ یہ وہ چیز ہے کہ جس کی ہم آرزو رکھتے تھے اور جس کی ہمیں اپنے مقاصد کے لیے ضرورت تھی۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کی یہ مجدد جہد ایک باقاعدہ نظام کی شکل اختیار کرے گی۔ میں ہی نہیں سب آپ کے ساتھ ہیں۔

ہم صوبہ پنجاب میں فن کی عادت تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔

اجمل

خاندان شریفی اور صوبہ سرحد کی مہمان نوازی
رنگے شکار میں

ناخن

اور تشخيص امراض

وہ ممالک جہاں جرموں کی تشخيص نہ کر پاتے۔ میں نے تو کبھی نہیں کہا کہ حکماء حضرات جدید تشخيصی آلات سے فائدہ اٹھا لیں۔
بلکہ کہ یہ کہنے والا کہ قدیم طرز تشخيص کو مدد دے کر دیکھ لیتے۔

جدید ہوا یا قدیم مقصد ایک ہی ہے۔ بیمار کو صحت اور صحت مند کو صحت برقرار رکھنا۔ جدید آلات میں ذرا سی غرائی یا
قلعی مرض کو علاحدہ کر سکتی ہے۔ رہا سوال قدیم طرز تشخيص کا تو بھال دیکھیں تو ہمارے تجربہ مشاہدہ اور پھر تو یہ حیرت کی
حال ہے۔ میں لیجئے ایک مشہور فلسفی کا قول قدیم چیز اس لیے بہتر نہیں کہ وہ قدیم ہے اور جدید چیز اس وجہ سے بہتر نہیں کہ وہ جدید
ہے۔ مقصد مرعیت کو تشخيص ہے جو منجانب اللہ ہے۔ تو پھر کیوں نادانوں طرز تشخيص کو بروئے کار لا رہا ہے؟
ہمارے ملک میں بیشتر حکماء حضرات قدیم طریقہ کے ساتھ ساتھ اب تو جدید طریقہ تشخيص کو اپناتے جا رہے ہیں اور یہ سب
بھی آپ اردو میں سے لکھتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ میں ناخنوں سے تشخيص مرض بتاؤں جو اس مقالہ کا مقصد ہے۔ ایک مثال آپ کے سامنے پیش کرنا
چاہتا ہوں۔

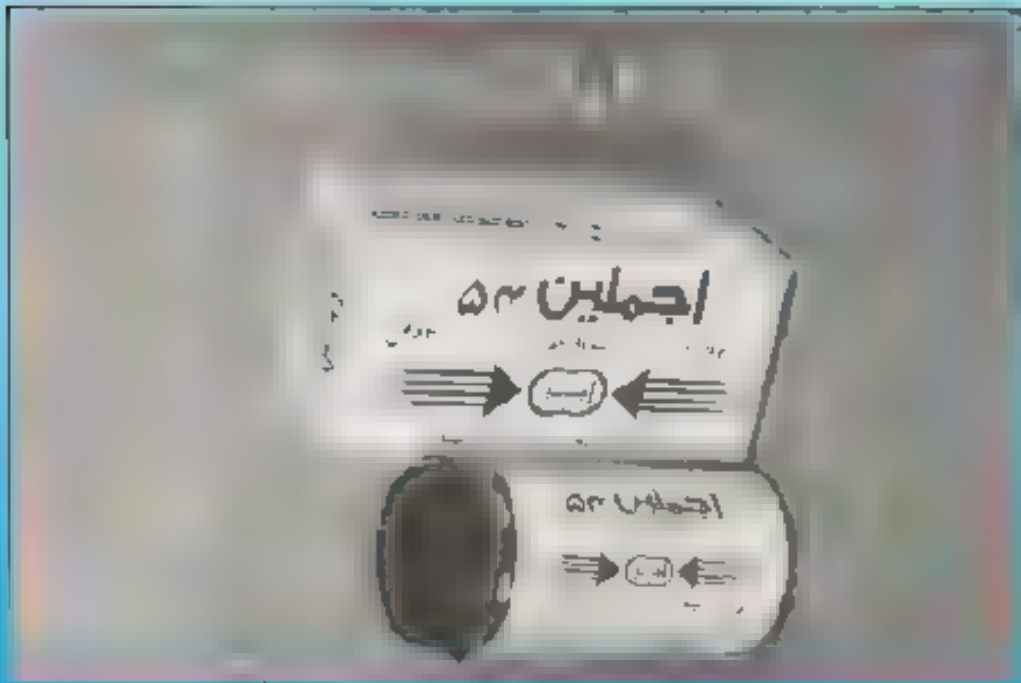
زوائد و فزوں کی بات نہیں۔ جملہ عظمت جو کہ سے علاحدہ کرنے میں ہمارے دیکھنے سے جواب دیکھنے کو نہیں دیتا۔ اس
کے برعکس لی لی سے ایک پتلا دیکھنے کو ملا۔ جہاں جو کہ سے علاج کرتے دیکھا۔ ایک عورت کی انگلی پر جو کہ لگاؤ اور کچھ دیر
بعد پھولی ہوئی، انگلی اصل حالت میں لگتی۔ تجربہ کا مطلب رہا۔ میرے جیسا حکیم جو کہ اہل مغرب کو ناخن دیکھنے کو عیضات آکا
اپنے ہی ناخن ماستری سے دیکھتے ہیں۔ فلسفی کا قول دماغ میں گھوم رہا ہے۔ وہ کس ذہن کے لکھتے۔

● اگر ناخن سفید ہوا شروع ہو جائیں اور دھڑکی کم ہوتا پہلی ہستے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مگر میں کچھ ضروری ہے جس کی
وجہ سے مرض قلت اہم کا شکار ہے۔

● اگر ناخن نصف براق اور نصف سرخ ہو جائیں تو یہ علامت گردہ کی عروا کی نشاندہی کرتا ہے۔

● اگر ناخن گوشت کے ساتھ چمچے ہوں۔ پتلا و گندہ سے ابھرے ہوں تو یہ ہم میں فلاو اور کیشیم کی کمی کی علامت

- ہے مریض شروع فوریات کی کمی کا شکا رہے جس کے باعث گتھیا وغیرہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔
- ناخون کے اوپر بعد سے نشانات خصوصاً چھچک جیسے پھلکی بیماریوں۔ غارش اور فنا و خون کی علامت ہے اگر یہ خفلات قطار کی شکل میں ہوں تو مریض بالوں سے محروم ہو سکتا ہے۔
- ناخون پر شیش رنگ کی لکیریں ظاہر کرتی ہیں کہ مریض بانی ہڈ پریشہ کا شکا رہے۔ جلد کی بیماری اور عارضہ قلب بھی ہو سکتا ہے۔
- اگر نون زردی نائل ہوں یا بزرگ نمایاں ہو تو یہ علامت گردہ کی خرابی یا شیش لٹنس کی علامت ہے۔
- اگر ناخون پر درمیں سے بانی لکیر پھلتے تو اس کا مطلب ناخون میں غذائیت کی کمی ہے جو چھچک۔ گل سوتے اور امراض قلب کا باعث بن سکتی ہے۔
- ناخون کا سفید ہوا مردان خون میں کمی۔ دل کے امراض اور ششوں میں ہوا کی موجودگی غیر ذیل ہے
- اگر ناخون درمیانی سے زیادہ اچھلا ہوا ہو اور کنارے پر آکر اندر کی طرف مڑ جائے تو یہ تپ دق۔ دل کے امراض، دوار اور جگر کی نشاندہی کر سکتا ہے۔
- اگر ناخون پتلے پیلے اور بے ٹھیکے نظر آئیں تو مریض عارضہ قلب یا شوگر میں مبتلا ہے۔



اَصْلُ كُلِّ دَاءٍ الْبَرْدُ (ایچھا دک)

(ہر بیماری کا اصل جسمانی ٹھنڈک ہے) علم حدائق اطفال بخاری

اس میں ٹھنڈک سے مراد جسم کی دفاعی صلاحیت ہی کی ہے۔ جیسے کہ ذیابیطس اور ایڈز میں جسم میں بیماری کا تغیر لکھنے والا ایٹم کمزور پڑ جاتا ہے۔ اور مریض کمزور و مدافعتی بیماری آن گھیرتی ہے۔ یہ بیماریاں سے بچاتے پائے کا بڑا منہ کی اصول ہے۔ یعنی بیماری کا تحریک کاری پر ضرور توجہ دی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جسم کی دفاعی قوت میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ جیسے کہ بچہ بڑوں کی بیماریوں میں دیگر ادویہ کے علاوہ مچھلی کا تیل دیا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دق کے علاج میں برائیم کش دوائی کے ساتھ زیتون کا تیل تھل فرما کر جسم کو توانائی بھرا کرنے کا بہترین دستور دیا۔ بیماریوں کے علاج میں شہد و گھگر کے معالجاتی فوائد زیادہ مریض کے باعث کریم کرنے پر ہمیں ہوتے بلکہ جسم کی قوتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

ان امور پر توجہ دینے کے بعد ہمارے پاس بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کے لیے یہ اہم نکات حاصل ہوتے ہیں۔

- بیماری تو ان کی اپنی غلطیوں سے ہوتی ہے ● علاج کروانا سنت ہے ● معالج کیلئے طبی علوم میں مامور
- مستند ہونا ضروری ہے ● علاج میں حرام ادویہ استعمال نہ کی جائیں ● مریض کو خوراک زیادہ پابندیاں نہ لگائی جائیں۔
- جو بھی علاج کیا جائے اس میں مریض کی قوت مدافعت پر خصوصی توجہ دی جائے ● بیماری سے شفا دینے کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے ● طیب وہ شخص ہے جس نے ذرا بوشفا صفا کی حاجت ہے ● شفا دینا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جسے وہی زندگی عطا کرتا ہے اور جسے بھی نہیں عطا کر سکتا۔ ● اس لیے اگر کسی مریض کو معالج کا علاج قرار دے میں تو بصدک شرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم
- اہمیت نہیں کہہ سکتا شفا دینے اور نہ ہیٹ کا فیصلہ کسی اور سے کرنا ہے ● علاج کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفت شفا سے مدد حاصل کرنے کے لیے ان کلمات سے اللہ دعا کر سکتی ہیں کہ تو ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیے مرحمت فرمائی ہے ●
- دق کے علاج میں شک، شکستہ اختیار نہ کرنا ● دق دینے کی کوشش نہ کی جائے ● کرن بیماری کا علاج نہیں۔ آپ تلاش کریں کہ وہ تھیں غلطیوں کا۔

مسیح الملک حکیم حافظ محمد احمدا خاں اور طلحہ پیر

عظیم سید، محمد امجد

(سِل وِ دِق)

مستول کی نبض حضرت مسیح الملک نے سولوں کی نبض کے متعلق فرمایا کہ سولوں کی نبض اتنا میں بیٹھ لیکن ہوتی ہے لیکن آخر میں غصہ ہوتا ہے۔ رتُّ الامعاء میں کچھ عرصہ کے بعد شروع میں میں ہوتی ہے لیکن پہلاں وہ بھی صلابت کے طور پر ہوتی ہے جس جانب کا پیچھے ڈاڑھ ہوتا ہے، اسی طرف کی نبض عظیم مائل یا اثرات پاتی جاتی ہے۔ قابلِ اعتبار نہیں ہے چونکہ بعض مریضوں میں اس کے بعد ابھی دیکھی گئی ہے

مردوق کی نبض فرمایا مردوق نبض دقیق، صریح، اور صلب ہوتی ہے اور نبض کی یہ حالت شروع ہی سے ہو کر رہتی ہے جس قدر مرض پُرانا ہوتا جاتا ہے اسی قدر اس کی تندی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور ساتھ نبض میں ضعف بڑھتا جاتا ہے۔

تیز فرمایا اس مرض میں عمر نام لیں نہایت کمزور ہو کر رہ جاتا ہے لیکن علاماتِ مرض پر اسے کتنی ہی یاد رہا۔ ہر مریض آخری وقت تک پُر امید ہوتا ہے اور اُس کے ہوش و حواس بجا رہتے ہیں یہ اس مرض کی مخصوص علامت ہے۔

مسیح الملک مخوم کی مہارت تشخیص نباضی کا ایک قصہ مسیح الملک مخوم تیرائی میں فوجِ غریبہ کے جہاز کے تیسری میں مبتلا تھے غذا نہیں کھاتے اور سبھی نے اُن کی وجہ سے انہیں کا نیکل بھی بھل چکا تھا۔ علیادار نے ان کو حبانِ علاج سے عاجز کیا تھے اور حبانِ تشخیص پر سب متفق تھے لیکن ایک صاحبِ فواب صاحب کی سنس ملاحظہ فرمائی تو اس میں دلت اور صلابت مخصوص کی بند انہوں نے فرمایا کہ اب تک مرض کی تشخیص غلط رہ گئی ہے وہ اب صاحبِ سل وِ دِق یعنی پیچھے رہ گئے ہیں اور اس کا دراصلہ بھی نیکل ہو چکا ہے لیکن حکم صاحب کی تشخیص پر بعض علماء کو یقین نہ آیا جب ان کا کیمیا جہم سول سرحدِ بحرِ حجابِ آرائشوں سے مناد گئے کہ بعدِ جہشِ سید کی موجدگی کی پست دی یہ معلوم کر کے تادمِ اہلِ حیران رہ گئے۔

نوح آئندہ ایشامہ اصل کی اشاعت میں مسیح الملک کا اس طرحِ سل وِ دِق میں طریقہ علاج اور اس میں کامیابی کے واقعات نقل فرمائے ہیں کہ جاب میں ہے۔

گولڈن جوبلی

پاکستان

گولڈن جوبلی

سڈیز



صوبہ سرحد کے مشہور شاعر و شہید خان بابا جو نے مسیح الملک حکمران احمد خان کے حالات زندگی کو
کمر قیامت میں شاعرانہ انداز میں پیش کیا ہے قابل تعجب ہے
صوبہ سرحد کے مشہور و معروف گلوکار و جید گل نے اپنی سحر کن آواز میں اس کو
پیارا، دلگاہیا، عظیم خان جیسے متحرک اور بکاؤرنے شاعرانہ کلام عوام تک پہنچانے کا کام
بہت خوب تر اسلوب سے سرایا ہم دیکھ کر یہ خوب لونی کا ثبوت پیش کیا۔
اور وہ ان تمام لوگوں کی بے لوث خدمت محبت و جذبہ کی قدر کرتا ہے۔



FISH

SOUP

RICE

MILK AND SWEETENED
AND TANGY

COLD CHICKEN

KURMA OF BAKED

ALPHA RAZ

CHUT

MEAT OF FISH

COLD CHICKEN

OF TANGY

COFFEE

دعوت

سیکس ملکہ ٹیکم میل خاں سہ قادیانہ ملکہ محمد علی خاں کے اہلکار میں ایک گریڈ ڈیوٹی
میں ہیں برصغیر کے امور انتہیوں کو بھی مدد کیا گیا۔

۱۹۳۱ء



To His

His Mohamed Ali Jinnah

Respected Mr. Hakim Jamil Khan

represents the pleasure of the company of

At a Dinner

at Jamil Mangal Bhatnagar

on Thursday the 5th February 1931 at 8.30 p.m.

REVP. Mr. Jinnah is the Guest of Honor.
Chandigarh, Delhi.



قربت
حکیم محمد نبی خان جمال سویدا امریکن سفیر کے ساتھ



نایاب قلمی کتب

کُتُبْخَانَةُ حَكِيمٍ مُحَمَّدَنِیْ خَانٍ مَقْفُوْرٌ

۲۰۔ حکمایاب ۱۔ نایاب

شرح کلیات قانون جلد ۲

۳۰۳ صفحات

زبان — عربی

خط — نستعلیق

علم — کلیات

کاتب — اسماعیل

قدامت — ۱۹۶۰ء

مصنف — شیخ الریس برہانی

پہلے صفحہ پر حکیم واصل خان مرحوم کے دستخط ہیں۔ ساتھ ہی تحریر ہے کہ لاہور سے برآمد حکیم اجمل خان لدلی کی معرفت یہ کتاب خریدی۔ پانچ جگہ مختلف تلافیوں میں جبریٰ نسخہ لکھی ہیں ان میں سے سب سے پرانی سنہ ۱۹۰۰ء ہے

نام کتاب — دلائل الخیرات مع ترجمہ

تفصامت — ۱۵۹ ورق

محرر الجوامع

۲۸۰ صفحات

زبان — عربی

خط — نستعلیق

علم — ادبیہ مع طبی لغت

کاتب — محمد رمضان اصفہانی

کاتب کے نام کی جگہ گرم حوروں سے اصفہانی صاف پڑھا جاتا ہے

قدامت — ۱۸۰۰ء در شاہ جہان آباد

مصنف — محمد بن یوسف الطیب

حیثیت — لڑکے کتاب کے پہلے صفحہ پر ایک بار

حکیم قدامت علی خان سرگودھا کی ہے۔ چند نسل علم نجوم کے

متعلق لکھی ہوئی ہیں کتاب کے آخر میں چند شمار اور کوئی عمل

درج ہے۔ جو جو ترجمہ مصنف حضرت شیخ محمد غوث کو لکھا

سے منقول ہے۔

گشتِ جہاں جہاں

روبان	مؤلف / قاری	انشاد کے ساتھ ایمانت و ورثہ :- پہلے دو صفحے منقش اور طلانی
علم	ذی ثقت	ہر صفحہ پر چاروں طرف طلانی لائینیں ہیں۔ درمی ۲۴
کاتب	علامہ عبد الصبور	پر قلم کعبہ اور دوسرا ہاگ کے نقشے طلانی اور رنگین بنے
تدریست	۱۰۹۸ ع	ہوتے ہیں، حاجی رحمت اللہ و راقی پوٹری کی فرمائش
مراعت	ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن	پر کتابت ہوئی۔
	بن ابی بکر سیلیمان	در منسل سے والہ صاحب نے یہ کتاب لایا ہے :-



نوٹ :-

محترم جناب وزیرِ عظم سہاٹی جمہوریہ پاکستان کا پیغام ملا
و سالہ پچیس میں جلسے کی وجہ سے چھپ نہ سکا۔ انشاء اللہ
اسکے شمارہ میں شامل ہو گا۔

لہسن

عربی... شوم، فارسی... سیر، انگریزی... گارلک، لاطینی... لٹیم مشی دم

خاندن... لٹیم سی

نوع . گرم و خشک تیسرے درجے میں، مقدار خرداک . بقدر ضرورت و قیمت مراد
خدا کو ہضم کرتا ہے۔ براہیم کس ہے۔ خرق کو صاف اور ترقی کرتا ہے، گھٹیا، قلع، لتوہ اور رختہ کو دور
کرتا ہے، خون کے بڑھے جھسے دباؤ اور کو لیشر دل کو کم کرتا ہے۔

خواص

۱۔ لٹیم مشی دم

۲۔ لٹیم ایملیو پیزم

اقسام

سدا بہار، لہسن وغیرہ وغیرہ۔ اس مقدمہ میں عام ہسن کے
خواص تحریر کئے گئے ہیں

لہسن کا ذکر قدیم طبی کتب میں موجود ہے۔ ہزار
سال قبل مسیح کی ایک چین کتاب ہے لہسن کے استعمال
کا پتہ ملتا ہے۔ پندرہ سو قبل مسیح کی مصری کتاب میں لٹیم
سکور میں ہے۔ ہائیم میں ہسن کا ذکر کے طور پر استعمال کرنا بیان
کیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق فرامو مصر میں ہسن کو
دالےوس لاکو مرصدی کرمانی متد میں لہسن کھلاتے تھے
اور اس پر ہر سال ایک ہزار سینٹ سلور روکتے صرف
کھاتے تھے تاکہ مزید جانا، طبعی قوتی دہیں، قدیم چینی

دنیا کے بیشتر ممالک کے لوگ اس سے واقف ہیں،
یہ دواستہ زیادہ فائدہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے، چند سرکاری
اور غیر سرکاری قزاق دیوں میں بھی اس کا ذکر ہے۔ پاکستان اور
ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ اس کی کاشت ہوتی ہے۔
لہسن خیا دی طور پر دو قسم کا ہوتا ہے قسم اول
جس کو عام لہسن بھی کہتے ہیں کسی پختیوں پختل ہوتا ہے۔ قسم
دوم ایک لکی لہسن کہلاتا ہے۔ یہ قسم پہلی قسم سے ہنرگر
گراں ہے۔ ان دونوں کے علاوہ لہسن کی بہت سی تمام
مختلف جتنے پید میں اور باسیست کی بہت مختلف ناموں سے
پکائی جاتی ہیں مثلاً خشکی، چھوٹا، پھاڑی

گولڈن جوبلی نمبر

اہلئے قدیم عالمی لہجہ سے واقعہ نہ تھے لیکن
لہجہ کا تصنیف و تہذیب کا یہاں تہذیب و تہذیب کے لئے ایک اشارہ
ہے۔ وہاں جہاں تصنیف کے خلاف عمل کرنا ہرگز نہیں ہے۔ یہی
سب سے پہلے ماسٹرون جیو جیو نے لکھا ہے کہ یہاں سے
نہی لی میں ٹیکہ کیا۔ کیرالہ اور اعلان نے لی کرلیں مرکب
کو غیر قدرتی طریقہ پر تیار کیا۔ لی میں سے باہر سے کہا جاتا
ہے کہ یہ کیمیا کی مرکب پر دست جراثیم کش خاص کا عمل ہے
اور مزید وہ دیکھ کر دیکھیں۔ سترہویں ہینر جراثیم کش ہے۔
جراثیم کشی ٹیوٹ کے شہر پر دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اس مرکب کا
حصہ استعمال کیا اور جراثیم کش کے خلاف زبردست رد عمل دیکھا
خاص طور پر وہ جراثیم کشوں کے فعل کی خوبی کا باعث بنتے
ہیں۔ یہی اصلیت قدیم کا چٹا میں ہیں کا استعمال درست تھا۔
بہانے قدیم ہین کو روزانہ حالت کے یہ نتیجہ تھا
تھے۔ جدید تحقیق کے حقیقی بھی کچھ اسی طرح کا نظریہ پیش کرتے ہیں
میرٹج انٹی ٹیوٹ کے شہور ماسٹرون ڈاکٹر مزی نے اپنے
تحقیقی مقالے میں لہجہ کو لی اور دماغ کی طاقت کو بہتر بنانا
قرار دیا اس کے علاوہ ہینری لکھا ہے کہ جسمانی طاقت میں
اصلی کا باعث بنتا ہے۔

حون کے جھجھے ہستے جواز کو کم کرنے کے لیے
یہاں کیمیائی مرکبات تجربہ میں لائے گئے وہاں جہاں مائیکرو
شری دماغ نے لہجہ کو خون کے جھجھے ہستے دیا وہی مفید
پایا۔ قدیم طبی کتب میں لہجہ کا ناقصہ دیکھی نہیں۔ وہ جدید
کے مطابق لہجہ کی اس خاصیت کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔
اپنے مشاہدہ اور تجربہ کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ یہی ہے کہ
جہاں ماسٹرون نے صرف ایک مایوسہ تحقیق کو لکھا تھا

انہیں کہ جہاں یہ خیال میں اسٹن اہلستان جہاں

بطانوی ماسٹرون کر اس میں نے ثابت کیا کہ
لہجہ کا استعمال جسم کی بڑھی ہوئی حرارت کو اعتدال پر لاتا
ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ میری مدعا تحقیق میں کسی دن بھی ایسا نہ
ہوا کہ لہجہ کے استعمال کے ہم لکھنے کے اندر جسم کے
بڑھی ہوئی حرارت میں کسی واقعہ نہ ہوئی ہو۔ خاص طور
پر یونیورسٹی کے بخار میں لہجہ کو بہت مفید پایا۔ اس کے علاوہ
بعض کیمیکل ہول رنڈر بھی استعمال پر آگئی

لہجہ میں موجود لایل سلفائیڈ پر تحقیق کرتے ہوئے
ہیں ہیں۔ اس کو کوئی کیمیکل دوا قرار دیا۔ وہ لکھتا ہے کہ
میں نے جیٹری ٹی بی کے مریضوں پر استعمال کیا اور اچھے نتائج
ہے۔ یہی ملک جیمز قان نے دق کے علاج میں لہجہ
سے زیادہ اس کی کوہنوں کو تھیراپی دی۔ مزید وہ لہجہ میں لہجہ
کا دق میں استعمال نہ ہونے کے بلکہ ہے کہ یہ لکھتا ہے کہ ہینر ٹیوٹ
تحقیق کے بعد منظر عام پر آچکی ہیں۔ لہجہ اس سے انکار نہیں
کہ لہجہ کی کوہنوں میں دق کے لایل سلفائیڈ زیادہ مقدار
میں پایا جاتا ہے۔ اگر فی ٹیوٹ کیمیکل جہاں جہاں جہاں جہاں
نکلیں ہے کہ ہینر تحقیق کے حقیقی لہجہ کی کوہنوں سے ٹی بی
کی بہتر اور محض دماغ اجزاء سے پاک دوا دریافت کر لیں۔

لہجہ کا منظر اقدام کے بعد ہاں استعمال کی تحقیق
مراحل سے گزر چکا ہے۔ جہاں کے ایک شہور دوا ساز لکھتا
تھے لہجہ کا تین نکال کر کیمیکل کی صحت میں پیش کیا اور
جراثیم کش کے خلاف حقیقی اقدام کے طور پر پارکیٹ
میں پھیلا دیا۔ دوسرے لکھتا ہے کہ جہاں لہجہ کی جہاں پیش تھے
ہیں میں موجود کیمیائی مرکبات کی ان دوا کو تسلیم رکھتے ہوئے

قیمت الہیہ کی طرح پدید تحقیق کے تحت بھی ہیں کہ جو دوسرے دوزخائی، لغو، رعبہ اور فنی احوال میں استعمال کرتے ہیں جیتے ہیں۔ یہی کی تحقیق، اس مسئلے میں دلچسپی کی حامل ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اوضاع میں اور دوسرے میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ البتہ اس کی گہری جانچ و تحقیق اس میں موجود قرار دی روشنی کی مقدار پر منحصر ہے۔

اس میں سے ممکن اثرات اور حالت کے بعد ہی استعمال کا ذکر پوز معبرہ قدیم میں ملتا ہے۔ لیکن حافظ محمد اعلیٰ خان نے عداوت، قہار کے وقت کے درد کا علاج اس میں سے کیا۔ طریقہ تھا۔ اس کی ایک پورٹی کے پیروں اور اندر قی پھیلنے کا دوسرے کے بعد انہیں تو سے پانچ طرف سے گرم کیا اور پٹی کی گرمی سے کراہت و انتہا پر دو تین منٹ کیلے رکھنے کی ہریت کی۔ پھر دیر بعد دوسرے کی اور پھر مکمل اتفاق ہوا۔ کیونکہ یہ فردی علاج تھا نہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ان کا زخم مستقبل قریب میں اس تجربہ پر جدید تحقیق کی روشنی میں کھلے گا۔

اس کا انسانی جسم پر اثر

فعلی طور پر اس کا استعمال جس اس اعتبار سے اثر انداز ہونے کے بعد ان کو حاضری طور پر مندرجہ ذیل سے اس سے ملنے کا احساس ہوتا ہے۔ شرط ان کو پھیلا آج اور جلد کو کھینچنے کے لئے کا باعث بننا ہے۔ زیادہ یا دیکھ اس کا خارجی استعمال جلد پر زخم بھی ڈالتا ہے۔

خود دی طور پر اس میں موجود قرار دی روشنی سے

اور انتہائی کے فعلی کو بہتر بناتا ہے۔ اور کچھ کو خارج کرتا ہے۔ اس میں موجود روغن کثیف اور دوسرے اس کو خارج کرنے سے جذب ہونے کے بدحواس میں شامل ہو جاتے ہیں اور فنی و طبی کے علاج کو تیز کرتے ہیں پھیپھڑوں پر اثر گزار ہو کر ان کی رگوں کو پتل کر کے جسم سے خارج کرتا ہے۔ بہن کا جسم سے نکالنے کے پھیپھڑوں کے ذریعے اور کچھ پیشہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا زیادہ استعمال چٹنا پ میں اس کو پسیدہ کرتا ہے۔ جو اس میں جذب نہیں ہوتا وہ حاجت کے ذریعے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔

اصطیاط و نقصانات

- ۱۔ اس میں سے مراد فی استعمال جلدی امراض پیدا کر سکتا ہے۔ خود دی طور پر غلام اس میں کا زیادہ استعمال اس کا سبب بن سکتا ہے۔
- ۲۔ اس میں سے کھلنے یا ایک خاصہ جلد حرارت سے زیادہ گرم کرنے سے اس کی انہی میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر اس میں موجود لے لی این صانع ہر باتا ہے۔ جو جراثیم کش خواص کا حامل ہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ علامہ زمان محمدی، حکیم نجم العیضی، خانہ دار کاغذ، چھپاؤ، لاہور۔
- ۲۔ ڈی، وید، اسی رشہ، کتاب، کلیات پوٹو، جس، ہم ی، اردو، لاہور۔
- ۳۔ حکیمہ مظہر حسین، معارف، کتاب الفہرست

میں دوسرے شیخ غلام علی ایڈیٹر ستر تاجران کتب

کشمیری بازار لاہور

۳۔ حکیم سید صلی العزیز علی۔ یونانی ادویہ مفردہ

پر گیسو بکس، ہم بی ادب بازار لاہور

۵۔ ڈاکٹر ایس۔ ایچ۔ سیدی فیصل ڈاکٹر (دہشامہ)

سپاہ پرنٹر ۲۴۷۷ کمرشل ایڈریز فیرہ ریش

کراچی اکتوبر ۱۹۸۵ء صفحہ ۵۱

۶۔ مسیح الملک حکیم جلیل خان تجربات نوت اور نسخے

نیر مطبوعہ۔

۷۔ حکیم محمد اعظم خان محیط اعظم۔ طبیب نکائی

واقعہ کابرد۔

۸۔ المصطار۔ مجامع امراضات الادویہ۔ لاہور

جلد اول۔ صفحہ ۱۵۔

۹۔ خیر نامہ بہار۔ اکتوبر ۱۹۸۵ء مجید بہار

ڈاکٹر خاتہ۔ ناظم یاد صفحہ ۱۵۔

۱۰۔ تیج و عمل سید۔ قانون صمد صمد۔



ہماری حیثیت یہ ہے

یوں معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا ہر چیز انسان کی خدمت کے لیے بنائی گئی ہے۔ زمین پہلے شمار قسم کے باور پیدا کئے گئے اور ان کی ساخت بتاتے ہیں کہ قوت سوار کے لیے بنائے گئے ہیں اور پھر خوراک کا کام دے سکتے ہیں۔

الہی شان

ترجمہ: یہ یقیناً تھا کہ یہ جو پانی میں عبرت ہے، ان کے میٹور ہیں گوہر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ ہم نہیں پلاتے ہیں۔ جو پانی والوں کے لیے خوشگوار ہے (اصل)

پتہ بتاتے ہیں کہ اگر دودھ کی پیداوار کے نظام پر ہی غور کیا جائے تو انسان مشدد رہ جاتا ہے۔ پیش میں ایک طرف آپاک اور فلیٹ گریڈ اور دوسری طرف بدبودار خون۔ لیکن ان دونوں کے درمیان جو چیز پیدا ہو رہی ہے وہ انتہائی صاف، خوشگوار اور خوشبودار ہے اور انسانی زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اگر اس فی عقل مند کی وجہ سے اندھی نہ ہوگی تو کیا کسی ایسی جاتی کا وجود جہاں میں انشا پیدا کر دیتا ہے اور انسانی زندگی کے لیے دودھ پلا دیتا ہے۔ سورج سے زیادہ عیاں نظر آتا ہے۔

انسان کی بساط تو نقطہ اتنی ہے کہ وہ ایک کھیٹک پیدا نہیں کر سکتا۔ پیدا تو کیا کہے گا اگر کھیٹک کے کھانے میں سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ بھی واپس نہیں لاسکتا۔

الہی شان

ترجمہ: وہ لوگ جو اللہ کے عطا کردہ اُن دوسروں کو پکارا کرتے ہیں۔ جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے چاہے مارے اس کام کے لیے کٹھے کیوں نہ ہو یا اس اور اگر کوئی کھیٹک ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ واپس نہیں لے سکتے۔

(بج)

جمال سوید کی شاعری

ہیں ترخرو کا مایاب ہر کتبہ ہے مگر بقائے دوام کے وہ ہیں
داخل ہونے کے بغیر خونِ بکر کی ضرورت ہوتی ہے۔
نقشِ نین سب کا تمام خونِ بکر کے بغیر
تعمیر ہے سدا سے خام خونِ بکر کے بغیر
نئی عظمت کے لیے جا کھائی باوجود اوج و استقلال
دیکھا رہتا ہے شعر کا دنیا میں کلام کی شکل اور خاص شعری
ہی آقا سب اور بقائے دوام کے خاص جہتیں۔ شاعری
کی جدت اور ذوقِ عصمت کا نام ہے اس کا خطاب
عقل سے بھی زیادہ ویدان ہوتا ہے۔ جو انسان کے شریقا
جذبات کو متحرک کرنے اور دل و دماغ کو اس قدر بے پناہ
پیدا کرتا ہے۔ شاعری اس لیے اخلاق اور فزونی ہے۔
اس میں سینکڑوں علامات کی آڑ میں جیسے بڑے نکات
عمل موبائے ہیں وہ ہیں سے ان کا دائرہ وسیع سے وسیع
توسعا پھلتا جاتا ہے۔

تعمیر ادب کے حوالے سے فن کی تعریف ہے جس
میں جہانِ سوز کے کلام کا تجزیہ کیا جائے تو سب سے پہلے
آپ کو جس میں وہ سن سنا دے گا پورا پورا امتزاج ملے گا
جو کچھ کہتے ہیں ان کو دیکھ کر کہتا ہے کہ ان کے کلام
خود آفرین ہیں۔ پیش نماہنگی اور فانی ہیں، سحر

میر ادب کے موجودہ دور میں بہت سی قدیموں کے
باوجود ایک تشریح ناک قصص یہ کہ نئے شعرا فنِ محسن کی
طرح پر ہی توجہ نہیں دیتے۔ وہ اپنے زمانے کے معاصرین کی
اور اقتصادی ماحول کا ذکر تو نسبتاً اچھے شدہ کے ساتھ کرتے
ہیں لیکن فنِ محسن کی ہر ایک نظر انداز کر جاتے ہیں۔ ادیب
نئے حرکات سے نئے حالات سے کام لینا بلاشبہ مستحسن ہے
بلکہ شعرا ادب کی ترقی کے لیے اگر یہ سب لیکن سیاسی و معاشرتی
اہم مسائل کا محض اظہار کر دینے کا نام تو فن نہیں کہلا سکتا
وہنگامہ اس کے انداز میں حسن شامل نہ ہو

ہر چند ہر مشاہدہ حق کی گہرائی
حق میں ہے اور وہ اس کے بغیر
در اصل فنِ باطنی تجربے کے وہ نہیں کہ نام سے
تجربہ کتنا ہی بڑی قیمت کی ہے۔ ہوا کہ اس کا حصار حسین دور
نکتہ آفرین تعبیر کی صورت میں نہیں ہو سکتا تو وہ اور سب
کچھ ہو سکتا ہے لیکن ان کے واسطے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ فن
اس چیز کا نام ہے جس میں حسنِ معنی کے ساتھ ساتھ حسنِ صورت
کا بھی پورا پورا التزام کیا گیا ہو۔

شعرا ادب کی دنیا میں ہر فرد اور اپنی جدت طبع
اور تھرازی کی خصوصیات کی وجہ سے سوسائٹی میں پھیل چکا

گو ذن جوئی نمبر

ہبان کے چمکے چہ سے حسن و عاقبت کی علامات، زندگی تفریق
کا ایک ہی ڈرامہ موسوم ہوتا ہے۔ زبان کی مشنگلی سے ان کے
اشعار کی شکل میں، ہر تاثیر پیدا ہو گیا ہے۔ اردو غزل میں
میت کے خوشگوار اور مضرب جرات ہوتے سب سے ہیں، اس
طرح غزل کی ہر کیرے میں پیش پیا اضافہ ہوتا گیا ہے۔ دلیر
دور و داغ سے، اردو غزل کو سادگی زبان و بیان کی پرست
سے خوشی تو سوا و انشاء تاریخ اور وقت سے سے شوکت الفاظ
کا بد بقیہ صریح اور طرمداری غزل کی کئی کلاسی طاق ہے۔
غالب احمد جوئی نے ہمدت بیان کی نکتہ بینیوں کے گہلے
رنگوں تک سے اردو غزل کا دامن لالہ کر دیا تو حالی، اکبر
اور اقبال نے تو سب اور حب الوطنی کے جذبات سے اسے
میرا پ کیا اور شعر کبیر آبادی سے معاشرتی دسی جی ناہموریوں
کی تصویریں اردو کے دامن میں سجادیں۔ گویا قدیم و جدید شعرا
نے اردو غزل کے کسوٹے تابداری دلہ شاعری میں ہر پرچھ
لیا اور اسے دنیا کی بہترین صنعت سخن کے مدتش بدوش
لاکھڑا کیا۔ اردو غزل میں میت کے تجزیوں کے حوسے سے
جن سے اور پرانے شاعروں نے اپنے اپنے صد کی کہانیاں
انسانیت کی پرشفت وادوں سے عوام کو روشناس کر دیا
ہے، حال سہ اسے اسی سہلے زبان و شش کڑی ہیں اس
کے یہاں مذہم و بید غزل کا سب سے سنگم ہے، اور زندگی کے
شرٹ کا ایک تعبیری پنڈا بھی، انہوں سے اردو غزل
کو اس کے بدایتی اسلوب کے ساتھ فکر کا ایک نیا آہنگ
عطا ہوا ہے۔ زبان زندگی اور اس کی دشمنیوں کے
جیل کی آئینہ راہ معلوم ہوتی ہے۔ وہ زندگی کی مسدود کیفیت
اور نکلے نکلے صد کی میٹھا س کے شاعر ہیں۔ ان کا مہموش سخن

حسن و جمال اور شریعت عشق کی بید پر واریں ہیں وہ اپنے
احساسات کی نزاکتوں کو لطافت زبان کی برت سے غزل
کے دل و دماغ میں اس طرح منتقل کر جاتے ہیں کہ پڑھنے والا
ان کے کلام کے خوبصورت بائیں میں محسوس ہوتا ہے۔

دیباچہ میں سبھی ان ہمدت اور زندگی کے احساس
سے حب بھی و فخر ان کا عامر مینا شعر گھلا ہے شعر
کی نفیس اور وجدانی کیفیت ہی شاعری کی لادیاں خوبوں کا
طرہ متیا میں۔ شرف ان کو فطرت کی پکیف تحقیقوں سے
صورت ووشہ میں کرتا ہے، مگر سوز و گداز کی برت سے
بھی شکار ہے۔ جمال سوز کے کلام کی یہ خوبی ہے کہ
ان کے یہاں حسن و جمال اور مصطفائی کی اعلیٰ تدریوں کا احساس
بہت شدید اور پرہیزا انداز میں درج ہے جو زندگی کی
وہایت تنگ اور کثیف و شکل کی صورت اختیار کرتا ہے
سب سے زندگی کی کامیابیوں اور کامیوں کا احساس بھی
جدت رنگ کی سی دھن پر اٹھتا ہوا ایک نغمہ ہے، ان کا معلوم
ہوئے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سے شاعر کی جو
خوبیوں کا ذکر کیا جا جا تو سوز کے اشعار میں وہ سب
خوبیاں موجود ہیں اور بعض اوقات سادگی و خوشی و ہنس سے
اور تاثیر میں وہ کافی آگے بڑھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔
خود مولا حالی کا ایک شعر ہے۔

کچھ شاعری کہیں سنہلا حسنم جہاں میں نہیں
چاکہ دل میں ہے سو گریباں میں نہیں
مولا، حالی کے پیدے مصرع میں بے ساختگی
اور ندرت بہت البتہ دوسرے مصرع میں لفظ جو کہ سنہ
روانی اور بے ساختگی کا راحت دہک لیا ہے اور تکلف

گڈن جوئل نمبر

بیدار کر دیا ہے۔ عالی کا شعر آپاں چکے اب در صاحب
نقش سودا کا شعر بھی سن لیجئے۔ اس سے جمال سودا کو عالی
پر فوقیت دینا قصور نہیں ہے۔ بنا نا یہ صرودی تھا کہ جمال
سودا کے یہاں اتنا تکلف بھی نہیں ہے گا جو شعر کی بے نیگی
اور بدالی کا راستہ روک سکے۔ شعر یہ ہے۔

سوزوں کا مڑا پیار میں نہیں

آگ پینے میں ہے لڑاں تک نہیں

جمال سودا کے اس شعر میں بدالی بھی ہے۔

سادگی بھی جذبہ بھی ہے اور تاثیر کی شدت بھی۔ گویا وہ سب
کچھ موجود ہے جس کا مطالبہ عال شعر سے کرتے ہیں۔ جمال سودا
کے دلایا شعرا بھی سنتے پڑتے۔

عشق منت کش سیل تو نہیں

رہم دل ہے کوئی زبان تو نہیں

داسی صہبہ چھوٹا جاتا ہے

غم، محبت کا امتحان تو نہیں

سادگی جوش اور تاثیر سے پر ایک اچھوتا شعر طعنے کیجئے

تاج پوشی کے لئے کس نے بلایا ہر گا

سرکھٹ پلٹے دھڑ دار کا قلعہ ہو گا

اس غزل کے کباب اور شعر میں شرافت پوشی کی گہرائیوں

کو محسوس کیجئے۔

آپ کے دست شعرا پر کر لی الزام نہیں

مجھ کو خود میر سے ہی احساس ہے ماں ہو گا

اوسط سے لکھا ہے کہ دنیا میں جس طرح عجیب

غریب چیزیں محسوس ہیں ان میں سب زیادہ خود انسان

کے انکار و اعان کے فرق کا محسوس ہونا میں مخالف

نے اس خیال کو اس طرح ظاہر کیا تھا

اتنی کسمت فریب میں آجاتی تہ

عالم تمام حلقہ عام خیال ہے!

جمال سودا کے یہاں اس کا اثبات ان الفاظ میں ملتا ہے

اپنی ہستی تک میں بھی کشمکش مرجع و کنار

اپنی ہی ذات میں گر ماسب نظر آتا تھا

انگریزی شاعری کے دلدادگان جمال سودا کی

شاعری میں کسی خاص موضوع کو تلاش کرنے کی کوشش ہیں

انہوں کا شکار ہوا تیس گئے۔ ان کی شاعری زندگی کے

کسی خاص موضوع کے آڈیو میں متبذ نہیں ہے بلکہ زندگی

کی سبھی اشرن کیفیات جمال سودا صاحب کی شاعری

کا موضوع ہیں۔ مگر ان کی شاعری میں کشمکش در ذہن در غہ

(WORDS WORTH) کی کا منظر نگاری کا ہی

نقشہ ہے۔

عظم کامرون کی مادہ درسی کے چند اشعار طعنے پڑ

جو تھی کی دہی اور کس جہن بارہ درسی تھی

موت کی طرح دامن رادی پر جڑی تھی

پھولوں میں جھلکتی تھی سدا، اس کی جہانی

ستے پلے آتے ہیں یہ مادہ کی زبان

اب سرود و صنوبر کی جگہ خاک پڑی ہے

بہتے ہر سے پھنوں کی قیہ پاک پڑی ہے

برسیدہ سی دیوار میں کھادی کے یہ جالے

رہچھوڑیں کہیں اور کہیں، آگ میں گاسے

دن کو بھی یہاں شب کے وعدہ مگر کس کا سماں

جو شمعیں جلی جلی کہیں، ان کا دھواں ہے

اور کہیں ٹیپے (shellac) کی طرح سختی
نہایت کاشتت اساس۔

سوڑہتی سے شہر آرزو پیدا کریں
پلنے ہی طرح سے کہ اپنی ذاتیں نکال کریں
خود پختہ آپ کو گسے کے کھلا گئے یہ بھول
کیا شدت بہار کا مقصد غسٹوں زنتھا
یوسف ہزار، روتی ہزار مصر جو
فنی نہیں ہے بات خیر واد کے بھر
پھول مٹھی میں دباؤ گئے پھل بارنگا
سبزہ ملتے میں آگاز گئے تریں پائیگا
منظر ہے وہی جس پہ شہر مائیں نکلیں
بہرہ جسے کہتے ہیں وہ اسکان نظر ہے
سب پہ اپنے شوق میں گھٹتے ہیں جہاں
کوئی کسی کے دسے آتش بجان تھی

لارڈ بائرن (LORD BYRON)

خوش نگر و خیال کی طرح زیر نگین جمال کی کرشمہ سائیں اور
جبروتیت و تقدسی کا ایکسپن بھی جہاں سویرا کے یہاں
ایک عجیب الما کے ساتھ موجود ہے جس میں ایک رنگ
ہے، جہاں ایک ایک ہے اور تاثیر ہے، ایک نمونہ ہے
وصف کر کے دیکھاں رنگ نظر آتی ہے
آئینہ یہ بھی سوئے تدر کے بطور تو نہیں
جب مری نگ رنگ میں گھل جاتا ہے ریزہ
زندہ ہے کہ بے کچھ دی کر مر جاتا ہے
دل افسردہ اسے شادی بیاہی مانگے
شعر ہر ذریعہ میں شاعری جلال مانگے

الانڈیجہ کو کوئی امانت نہ تھا

سوچیں تمام گرا ہی آ گئے

صاحب نقشب سورا کے یہاں اقبال اور مانی کی
طرح کوئی خاص یہ مقام فکر و عمل نہیں ملے گا۔ البتہ غالب
کی طرح غمزدہ نگہ کی برون فی فکر اور مومن کی طرح اس کا رنگ
عیادت کے چرم و پشمین و عشق کی چاشنی ملے گی اور میر
کی طرح درد کی شمس کے بار و صفت نہ ملے گی و الہانہ
انس و بھرہ گا۔ انہوں نے زندگی میں طرح دیکھا، پڑھا اور محسوس
کیا ہے شاعرانہ دانت کے ساتھ شعور کے قالب میں ڈھال دیا ہے
غیر ہمال آسیہ کی شاعری میں زندگی کے طیف احاسات کی نثرانی
جے جو سڈو گڈو کی سبک لہریں کے لاسٹا ہی ملتے کی طرح
علوم ہوتی ہے جس کا تار پڑھے دسے کے دل کی تھلا گزرا کر
میں اترا، پڑھا محسوس ہر جگہ۔ یہی شاعری کے دسے میں جمال پیدا
کہ اپنی دسے تو جس کے قابل ہے۔

یہ صفحہ ہے مایہ آئینہ خویاں امت

و نقش سودا میں ہر دسے گل زندہ

فن و شکار کی تعینیت کا آئینہ در پتہ ہے۔ فن کے
تجربے میں فنکار کی سیرت، مزاج اور اس کے احسن کے
تمام نقش کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ جمال سیرت اور ہر صفت
ہیں۔ طبابت ان کا پیشہ ہے اور شاعری ان کا شوق۔ ان کے
پیشے کی غلامت جو صحت مند ہے عبارت ہیں۔ ان کے فن
میں آشکارہ ہیں۔ اور فکر و عمل کی صحت مند ایک حسین اور
شگفتہ نگار ہے کی طرح ان کی شاعری میں موجود ہے جوان کی شہینہ
کے دسے میں انکا اپنا قول اس قطعہ کی صورت میں ان کی شہینہ
کی بہت خوبیاں نمایاں کرتا ہے۔

قطعی

یہ دلی کے گئے وقتوں کا کہ وہ خدا سا نقشہ ہوں
موسے اخلاقی اصلاح کا جو ہر جگہ شال ہے
موسے کے دل میں اجڑاؤ کی تہذیب کا پیر تو
موسے اسلوب میں خوش فکری آشوبی شال ہے
جہاں سودا کی شخصیت واقعی دلی کی شان تہذیب
کاسبیت علم اور قابل قدر نونہ ہے۔ قابل قدر اس لئے بھی
کہ دلی کی تہذیب برصغیر کے ہندوستان کے قومی شخص کی
یہ صحت میں آئندہ تاریخی اور میں دلی کی تہذیب کے
پیشروں کے لئے اور شرفیت اور ناپ نواہ کی طرح
حرف جہاں سودا کی شخصیت میں ملیں گے، انہوں نے
ایک اور جگہ کہا ہے

کچھ تراتی ہیں اگلی بہت روں کے فانی

مجھ سے جب آپ ملیں گے تو مسرت ہو گی

جس شخصیت سے دل کرشمہ کو خوشی حاصل ہو کر ملیں

انسانی شرف کی حرج پر ہوتی ہے اور یہی مغربہ فہمیت کا ایک
حصہ ہے حکیم محمد نوری خاں جہاں سودا کا ہے اس سے دل کرشمہ
یقیناً خوشی محسوس کرے گا۔ ان کو پیش بھی بجا جہوں اور جہوں کو
طرح کی تکلیفوں سے نکال کر زندگی مسرتوں سے سرشار کرنا ہے
حضرت مسیح المکمل حکیم حافظ محمد جہاں سودا
موجودہ برصغیر پاک و ہند میں کسی تہذیب کے حجاب نہیں ہیں۔

اور شہاب حکیم محمد نوری خاں جہاں سودا حضرت امین اعظم
کے پوتے ہیں یہاں مجھے عربوں کی ایک روایت یاد آتی ہے۔
عربوں کا دستور تھا کہ وہ پوتے کا نام دار کے نام پر رکھتے تھے
فلان دار کے ایک پوتے کی شجرہ نصب و بالی یاد رکھنے کی

کہانی کی اساس اسی بات پر تھی کہ دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ
اس کے یہاں خوں کی تاثیر کے سلسلے میں پہلے میں اپنے دادا
کی میرت و فہمیت کی جھلکیاں نظر آتی تھیں۔ عربوں کا
گمان ان کے صدیوں پہلے تجربات پر ہوتا تھا۔ منطقی طور پر
یہ صحیح ہے۔ یہ فلسفہ یہاں نہیں اس سے بحث نہیں ہم تو یہ
بتانا چاہتے ہیں کہ حکیم میں محمد نوری خاں جہاں سودا کی عادات
خارج اور میرت اپنے دادا حضرت مسیح المکمل حکیم حافظ
محمد جہاں سودا سے بلاشبہ ملتی جلتی ہیں خوں کی بات
کے بارے میں شاید قریب حوروں کا یقین صحیح ہو۔

خاصیت تھو فہمیت کا صحت مند جسم و روح
شکیل گندی چہرہ، بامروت خوبصورت آنکھیں با ایک
ہونٹ کٹا ہوا پیشانی سے ذہانت نمایاں شائستہ اور ملائم انداز
گفتگو چھڑا ہوا اثر امیر ہمارے یہاں ان کے یہاں بڑا ایک
کے لئے شفقت موجود تھی۔ کسی مثل شہزادہ کے کی طرح
خوشگام تالیف کے فرش پر نشست رہتی تھی اسے
والوں سے دین میں رہتے بھی ہوتے ہیں اور دلی طرف بھی
عزیز و شہزادہ بھی ہوتے ہیں اور دوست بھی۔ ہر ایک
سے مشکور اور راجی اور ہمدردی سے اس طرح پیش آتے
ہیں کہ کسی کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ چند پاکستان
کے شہر و وطن و ملی فلان کے ایک نہایت فاضل
طیب اور اس دور کے بہترین شاعر سے ملاقات
کا شرف حاصل کر رہا ہے۔



مومیائی

پیکر وٹ
حکیم محمد نجف خان
حکیم در مظفر

جیسا کہ سلاجیت پٹروں کو جڑنے کے لیے فائدہ مند ہے۔ مومیائی بھی پٹروں کو جڑنے کے لیے کام آتا ہے۔ اور مومی
اد استعمال ہوتی ہے۔ نئی زمانہ مومیائی نایاب ہے۔ مومیائی آدمی سے بنائی جاتی تھی جو سب سے زیادہ خوش ہوتی ہے

سترہ اٹھارہ سال کا دلہا جس کے بال بھوسے و اس کے جسم پر تار کرل مل دیتے تھے۔ ایک
طریقہ مومیائی بنانے کا مشکا جس میں شہد بھرا ہوتا تھا۔ زندہ آدمی کو ڈاکر پور سے ڈھکنا بند کر دیا جاتا تھا پھر
ایک سوڑس سال کے بعد کھولا جاتا تھا۔ اس طرح پورے آدمی کی مومیائی بنی ہوئی ملتی یہ مومیائی سیاہ شکل میں نہیں بلکہ منجھ شکل میں
ملتی تھی۔ اس زمانے میں جڑنے مومیائی تیار کرتا اس کا پتہ پڑتا ہے استعمال میں لاکر دفن کیا کرتا تھا۔ اور پھر اگلی نسل کے لیے
زندگی بھر کی معیشت سے فارغ اہل ہو جاتا تھا۔ یہ سلسلہ تعلق کے آخری دور میں ختم ہو گیا۔ اُس دور کی مومیائی حکیم محمد اجمل خان
نے تہائی کوشش کے بعد چاروی کی ڈلی حاصل کی تھی۔ مگر استعمال میں نہیں آیا گیا۔

یکہ کو قلعہ میں کم تھی دو سو دس میں مریضوں کے لیے کافی تھی۔ اس لیے فادیت کے سرکار ڈپارٹمنٹ تھوڑی تعداد پر
ناتری تھی۔ اور فرائز کو سستی شکل دینا مشکل تھا۔ وہ ڈلی اب تک حکیم اجمل خان کے ہتھ حکیم محمد نجف خان جمال سید کے پاس موجود ہے۔
تعلق کے آخری دور میں بعض اہل مومیائی قبر سے تازہ مردہ کو نکال کر تیار کرنا شروع کر دی تھی۔ یہ سلسلہ بھی زیادہ عرصہ
جاری نہ سکا۔ اُس زمانے میں یورپ کے لوگ کھنڈے سے مومیائی تیار کرنے لگے۔ مگر اس مومیائی کے صحیح فائدہ معقول ہیں بعض حضرات
نے مختلف حیوانوں سے مومیائی تیار کی ہے جس میں گدھا اور چیل قابل ذکر ہیں۔

جو مومیائی انسان سے تیار کی جاتی تھی مومیائی آدمی کہلاتی تھی پندوں سے تیار کی گئی مومیائی حیوان کہلاتی ہے۔ یہ تمام
جو کہ طبعی کتب محیط اعظم اور ذخائر المادہ میں موجود ہے۔



جمال عظم

گیارہویں قسط

شہزادہ سے پہلے تو جبریاً ملنے چو کہ میں جی بہا گئی، اب صرف وہ بوائے نے انہوں نے شہزادہ سے پہلے کے دن دیکھتے کیا کچھ تھا جو ان بڑا دس سے کم ہو چکا ہے جنہوں نے وہ شہزادہ دیکھا تھا ان کے لیے اب کے زمانے کی بات ہی سب کچھ تھی۔ ان ڈھلا اور بیانی گھروں میں سے نکلا۔ اچھی بات اس سے پہلے جاتے ہیں۔ کہیں نے پوچھا۔ اماں کھرہ پلتے پلتے جواب دیا میں کو بیاتے ہیں۔

اشراف کمال نیاور اچھا میں۔ اسرار کی کوئیں
 کچھ وقت گزری ہو خدا میں ہو چکی تھیں۔ طبقہ اشراف کے لوگ
 مراتب و خلافت سے محروم ہیں بکے تھے۔ مگر یہی اقتدار سے
 اجتناب ہی تعہد تھیں کہ پاس تھے کہ سرکاری ملازمت
 کا خیال دل میں لیتے۔ تیار ہی یہی سرکاری ملازمتیں
 انہیں اپنے دیکر کے غفلت نظر آتی تھیں۔ بہر حال یہ اپنے
 وضع پر قائم تھے گھروں میں جو مال ہیں، باہر اس ٹھتے سے
 بھلا۔ یہ نچلے طبقے کے لوگ تو ان کے خاصہ میں تو ہنوز
 پسند تھے۔ دل والوں کے پاس میں مشہور تھا کہ ان کی اصلاح
 دس چورخا۔ دست کاری میں ماہر تھے۔ دن بھر کام کیا، شام
 کو ہوسدی وصال کی آمد پئے جامع مسجد کی طرف نکلتے بیٹے
 مریا کا گھر گئے ہیں ڈالے مشرگشت کن ہے کوئی پادشہ کی

خاتہ پیا دوسری ہونک لگاؤ رکتے ہے
ایتن میاں اور اپنی اپنی امانتیں واپس سے کو خیر
 میں پناہمہ ٹھکانا بناتے ہے۔ مگر ایک سبب سے کوئی ملنے
 برادر ہی وہ نہیں آیا تھا اور اپنی امانت کا مطلب کار نہیں ہوا تھا۔
 حکیم محمد عباس نے گفتگوں کا بہت دستہ دیکھا آخر وہ کیا کہ بالی آباد
 باغیچہ کو صندوق میں منتقل کر کے چرانے کو خوشی میں اتار دیا گیا۔
 اسے اس طرح یاٹ بریا گیا کہ حسن کے متعلق ایک اور چہرہ بن
 گیا۔ دلی والوں کی امانتیں آخر کے تیس دن کی زمین کی مانت
 میں گئیں۔

وہ کی پُرانی دولت زمین کہ جس میں سہا چکی تھی۔ اب
نئی دولت چمک دکھائی دیتی تھی۔ شہر کے عظمیٰ ہوتے ہوئے
قیمتیں دیار کی دھندھام ہوئی۔ راستے ہزاروں روٹوں پر
قریب خود کے راجہ دلداریاں ستوں سے کھینچ کر گئے
اور نئے دربار کے دیار میں کھڑے ہوئے۔

دلی نے پھر دلی بچوڑی قومی نگہ بردہ دلی سے کسی دلیہ
کی شرمندہ احسان نہیں تھی۔ نئے ماکوس سے بتلاؤ! انست
کاکتہ کر بلیا تھا۔ مسکو بلیا دلی کی بدعتیں اور ہر متعلق ہو گئی تھیں۔
نگہ جس مادی کے طور سے دلی کے بھی اپنے زخمی کا انور مال کیا
تھا۔ اے کی قومی کر بلیا تھا۔ آبا دلی بلیا ہی ہو گئی تھی۔

گوشہ ہری نیرا

طرف ہواں دعاں ہے۔ کوئی ان سب بازاروں سے کتنی
کٹ کر کسی بازار کی راہ لیتا ہے اور اٹھا کھڑے میں جا کر زور
کرتا ہے۔

وہی کے بازاروں کے ساتھ وہی کے لکھاڑوں
کی مدد بھی ٹوٹ آتی تھی۔ شیر زنی، نیزہ بازی اور پٹن بازی
کے فوجی سرستوں کے شہسواروں اور شیر زنیوں کے
ساتھ زخمت ہو گئے۔ مگر جوت اور پٹن بازی کے کھلاڑی
ایک ایک مقبول تھے۔ اکھاڑے میں قائم تھے۔ باغوں میں
میں نہیں جلیوں میں بھی۔ ہر جگہ میں اکھاڑے کھڑا ہوا تھا۔
اشکوت کی جلیوں میں اکھاڑے ہندو موجود تھے۔ ایک کھاڑہ
شریف منزل میں بھی تھا۔ اکھاڑے کے استاد ان غاں کے
قلندر اسیل انچھو تھے۔ شریف منزل کے فرائز میں ان غاں
سب سے بڑے چرمے جوں واصل غاں تھے۔ ان کے اور
مثا غل بھی تھے۔ مگر پہلانی کا خاص شوق رکھتے تھے اکھاڑے
کے مددگار وہاں وہی تھے۔ باقی اس گھر کے افراد
بھی یہاں ورزش کرتے اور اندر کتے نظر آتے ماس اکھاڑے
میں تھوڑے دنوں سے ایک نالا کا دکھائی دے رہا تھا۔
فوجی شوق کے ساتھ ورزش کا تھا اور شوقی لڑاکا تھا شریں
میں صرف پہلوان بننے کا شوق تھا۔ پھر دھن سوار ہوئی کہ
چونچ کشی کا فن سیکھا لیتے۔ سونہ ششی لڑنے کے ساتھ ساتھ چیر
بھی اڑاتے تھے۔ یہ نیا لڑکا بھلیوں میں اچن کہلاتا تھا بڑے
اسے اکیل کہہ کر پکارتے تھے۔

یوں بھنا چاہیے کہ اس نے زندگی کا آغاز لکھائے
کے کیا پہلوانی کا شوق زندگی پہلا شوق تھا۔ آگے چل کر اس
میں دوسرے شوق شامل ہوئے۔ پہلوانی کے بعد چونچ کشی اور

اور پھر ایک شوق پیدا ہوا، خوش خویس کا شوق۔ اچھی میاں
خوب تھے۔ بیم سڈولی، بریں اکھکا، پامار پست، توپلی
ادبلی، کبھی لڑپلی کی جگہ عامرہ طبیعت میں دھما پھی۔ میں شوق
سے بچہ زلاتے تھے اسی شوق سے خوش نونٹ کہتے تھے
ان انگلیوں میں دو ایسے ہنجر کہ ایک دوسرے کی ضد ہیں کٹھے
ہو گئے تھے۔ یہ انگلیاں چونچ کشی بھی خوب کرتی تھیں اور پٹن
بھی مرغوب کھیتی تھیں۔

پہلوانی اور چونچ کشی تو ہنجر پڑے کہ مرطنا جوتا
میں شملہ ہوتے تھے۔ ذاتی کھیل کود سے اس لڑکے کی طبیعت
دلچسپی نہیں تھی۔ گھر سے کم نکلا اور شطرنجوں سے دور رہتا
بڑوں کے قریب تھپ پٹھے ہٹا اور ان کا کہا دھیان سے
لنٹن کھیل کھیلتا اس طرح کا کہ آخر میان بھولیوں کے بھی
چھوٹ موٹ کے طیب بنے۔ پٹھے میں بھولیوں نے لڑنے
کا ادب دھا رہا ہے۔ حکیم جی بھی دیکھتے ہیں اور نونٹ لکھتے ہیں
ایک دن کھیل کھیل میں کچھ کا علاج کر ڈالا۔ ایک بچے
کو کھانسی تھی۔ دھما کھانسی تھی گھڑا رام نہیں بچا تھا۔ بچہ
کھیل کھیل میں حکیم اچن کے مطلب میں آیا کہ اگر حکیم جی
مجھے کھانسی ہے۔ حکیم جی سے سامنے بیٹے کو سولہ آم کھاؤ۔
ایسے دھا کھائے کہ کس مریض کا جی نہ چلے گا۔ آم کے آم
گھٹلیوں کے دام پٹنے دیا کے آم کھائے اور رضا کی
قدت کہ کھانسی کچھ جاتی رہی۔

تعلیم کی ابتدا قرآن خوانی سے ہوئی۔ مراد آباد
کے ایک صاحب تھے مولوی داچم علی کہ طب کی تعلیم
کے لیے دل اگر حکیم عبدالمجید غاں کے شاگرد بنے تھے انہیں
نے اس وقت قرآن پڑھا۔ تین سال کے اندر اندر لڑکے

گوڈن موزیبل

سے پورا قرآن حفظ کر لیا۔

مولوی دائم علی سے قرآن پڑھا، اگلا ٹیسے میں باکرہ کی کھجور کے دانے کھانا۔ پھر لڑانا۔ باپ کے مطلب میں مریض پر پھر علاج معالجہ کے روز کو سمجھنے کی کوشش کرتا۔ ایک شام یوں ہوا کہ ایک مریض ہمیشہ کے درد کا دانا لے کر مطلب میں آیا۔ حکیم محمود غاں نے تو کھلایا اور مریض کو ہدایت کی کہ رات کا کھانا مست کھانا۔ کبھی بیٹے نے خیر پھری لی۔ بعد باکرہ کی ریش کی کہ آیا جان اس مریض کا تو کھانے ہی سے علاج فرمائیے۔ باپ نے بیٹے کی ہون دیکھا۔ مسکرا کر کہا اچھا ہم سب یہ مریض تمہیں یاد دلاؤں گے۔ مجھ کا کڑا داب بچا لایا۔ کہا کہ ابھی دوائے کڑا آتا ہوں یہ کہہ کر یہ جاننا مانے میں گیا۔

تھوڑی دیر میں کیا دیکھتے ہیں کہ آگے آگے اتن میاں پیچھے پیچھے پام۔ وہ مانگشی میں سرپوش سے ڈھکا ایک پیالہ کے کرائی تھی۔ اتن میاں نے سرپوش اٹھا کر پیالہ باپ کے سامنے رکھا اور عرض کیا کہ یہ اس مریض کو کھلا دیجئے۔ حکیم محمود غاں نے دیکھا کہ پیالے میں گرم قند ہے اور اس میں روٹی کے ٹوٹے ٹکڑے پستے ہیں انہوں نے مریض سے کہا کہ کھاؤ۔ مریض نے رحمت سے شہدہ روٹی کھایا۔ کھا پکٹنے کے تھوڑی دیر بعد کہا کہ حضور اب پست میں در نہیں ہے۔ حکیم محمود غاں شفا یاب۔ بیٹے کو رخصت کیا۔ پھر بیٹے سے پوچھا کہ تم نے یہ کھا کیا میں نے کہہ دیا تھا۔ اتن میاں نے کہ میں مریض کو مانتا ہوں۔ دھو لی ہے۔ صورت سے معلوم ہوا تھا کہ سیدھا گھٹا سے آ رہا ہے۔ بیٹے نے سر جاکر نہ بھر کر پست دھوا رہا ہے کھایا کچھ نہیں۔ جس سے سادہ سے

یہ درد چھا ہے۔ گرم شہدہ روٹی کھلاؤ۔ ٹھیک ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی غرابی پیدا ہوئی تو آپ بٹھانے کے لیے مجھ ہیں۔ باپ نے بیٹے کا جواب مانا۔ لگے لگایا، شاباشی دی۔ اب لڑکا چندہ سولہ کے سن میں تھا۔ میں بیگ چلی تھیں۔ قرآن پڑھتے پڑھتے تین سال گزر چکے تھے۔ قرآن حفظ ہو چکا تھا۔ مسجد تو گھر کے دروازے ہی سے لگی تھی۔ مسجد میں ماہیٹھا اور دیگر بچے تلاوت کرتا۔ گھروالوں نے اجن میاں کا رنگ دیکھا تو ملا کہا شروع کر دیا۔

فقط قرآن کے ساتھ مولوی دائم علی رخصت ہوئے۔ اب دوسرے معلم آئے اور دوسرے علوم کی تعلیم شروع ہوئی۔ یہ وہ وقت تھا جب ہندو اسلامی تہذیب کی کوکھ سے پیدا ہونے والی تعلیمی روایت بے سہارا ہو کر میٹھو رہی تھی زمانہ بدل چکا تھا۔ سہارا دینے والے اب ایک تھی اور اجن تعلیمی روایت کا آغاز پہلے ہی اس شہر میں دلی کا کالج کی صورت ہو چکا تھا۔ اب اس شہر سے ایک شخص اس نئی تعلیم کا مبلغ بن کر آٹھا تھا اور اسی شہر سے دلی کا کالج کے چند تعلیم یافتہ اسی کے یونیورسٹی بن گئے تھے۔ علی گڑھ میں ایک نئی درس گاہ کھل چکی تھی اور دلی کے مختلف گھرانوں کے چشم چراغ وہاں سے نئی روشنی لے کر واپس بھی آچکے تھے۔ لیکن شریعت منزل میں کچھ تعلیمی روایت پر اعتبار قائم تھا۔ اصل غاں کی تعلیم صرف اسی روایت میں ہوئی۔ منطق، فلسفہ، طبیعیات، ادب اور حدیث تفسیر ان سب میں اٹھارہ، انیس برس کی عمر تک کسی استعداد حاصل کر لی۔ (باقی آئندہ)



PERMISSION No: 5374

Monthly

AJMAL

Lahore

No.7

(A Publication of Dawakhana Hakeem Ajmal Khan (Pvt) Ltd

Vol. 1

FAX



7120542

TEL



7354226

نزله، زکام اور کھانسی کے لیے مفید شربت۔



دواخانہ حکیم اسد اللہ خان میڈیکل سٹال لاہور

لاہور • کراچی • راولپنڈی • پشاور